ماہرین ادویات (Pharmacist Community) میں پیشہ ورانہ جمہوریت، انتخابی طرزِ عمل اور دیانتدار قیادت کا فقدان۔

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

صدر: گرینڈ فارماسسٹ الائینس (Grand Pharmacsit Alliance)، پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن

E.: taha.nazir@uos.edu.pk ؛Tel.:03212220885

آج پاکستان میں فارماسسٹ برادری کو خصوصی اور پوری قوم کو عمومی آگاہی فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہر طرح کی مصلحت سے بالاتر ہو کر حالات و واقعات پر بے لاگ تبصرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسائل و وسائل پر بحث ہونی چاہئے۔ نئی جہت، نئی منصوبہ بندی اور نئی حکمت عملی اختیار کرنی چاہئے۔ کھل کر ان تمام پہلوؤں کو زیر بحث آنا چاہئے جنہیں ہم مجموعی طور پر اکثر "مصلحتا" نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اس مصلحت سے مراد ذاتی کمزوری، شخصی بزدلی، کسی چاہنے والے کی بدنامی یا فتنہ فساد کے برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان سب سے بڑھ کر عمر کے اعتبار سے بزرگ شخصیات کا احترام اور ان کا کسی نہ کسی حوالے سے خدمات کا اعتراف بھی آڑے آتا ہے۔ مگر اب تدبر و حکمت کا تقاضا ہے کہ حقائق کی پردہ کشائی ہو جانی چاہیے۔ ورنہ پیشہ فارمیسی کا مقام جوں کا توں ہی رہے گا۔ نہ مسائل حل ہونگے نہ ملکی و قومی ادویاتی معیار بہتر ہوگا۔ نہ اس پیشے سے منسلک افراد کی ہنرمندی اور معیار زندگی میں بہتری کی امید کی جا سکے گی۔ اور پھر ان سب سے بڑا اور قوی محرک جو اس تحریر کی وجہ بنا۔ وہ فکر آخرت اور حساب محشر ہے۔ اس فانی زندگی سے ابدی زندگی کا سفر ہے۔ جہاں علم و دانش، جوانی و توانائی، اسباب و وسائل اور عقل و فکر کی پرشش ہونی ہے۔ چنانچہ ہم پوری کوشش کرینگے کہ انتہائی دیانتداری کا مظاہرہ کریں۔ اللہ کی تمام تر عنایات اور نعمتوں کا شکر کریں۔ ذاتیات و شخصیات سے ماورا ہو کر حالات و واقعات کا جائزہ پیش کریں۔ حقائق و دلائل کی راہ اپناتے ہوئے بہترین انداز میں اپنی بات کریں۔ لیکن پھر بھی کسی دوست کی دل آزاری ہو جانے پر ہم پیشگی معذرت چاہیں گے۔

احباب گرامی! پیشہ ورانہ تنظیموں اور تجارتی گروہوں کا بنیادی مقصد اپنے پیشہ اور اس سے منسلک افراد کے تحفظ و ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ لیکن اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو رہا ہو تو یقیناً تحقیقی جائزہ لینے، نشان منزل کی شناخت کرنے اور راستے میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہم اپنی گزشتہ پچیس سالہ تاریخ پر سرسری نگاہ ڈالیں تو ہمیں پاکستان کی واحد قانونی اور سرکاری پیشہ ورانہ تنظیم **پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن** (PPA) بلاشرکت غیرے حکمران دکھائی دیتی ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان دو دہائیوں کے دوران کچھ مخصوص افراد ہی تمام مرکزی عہدے پر براجمان نظر آتے ہیں۔ کسی اور گروپ کا کوئی ایک فرد بھی منتخب نہیں ہو پاتا۔ ان افراد کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا مرکزی وزارت صحت (DRA) سے ہے۔ اور بظاہر ان کا کسی بھی بڑی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں اور بہت زیادہ امکان ہے کہ یہ لوگ اپنے مالی مفادت کے تحفظ، سرکاری اختیارات کی وسعت، قیادت کی مراعات کے حصول اور پیشہ ورانہ مرتبہ و مقام کیلئے فارمیسی کے انتخابات میں بددیانتی و دھاندلی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو فارمیسی کونسل کے توسط سے ملک کے ادویاتی تعلیمی اداروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ڈرگ رجسٹریشن اور ریگولیشن کے اداروں کے ذریعے فارماسیوٹیکل کمپنیوں پر اپنے غیر قانونی اور بدعنوانی پر مشتمل فیصلے ٹھوستا ہے۔ صوبائی محکمہ صحت خصوصاً پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے منسلک ڈرگ انسپکٹر، ڈرگ کنٹرولر اور کوالٹی کنٹرولر آفیسر کے سرکاری اختیارت کا غیر قانونی، مکروہ اور مجرمانہ استعمال کرتا ہے۔ یقیناً ایسے غیر جمہوری و غیر قانونی طریقہ کار سے ایک کمزور بے توقیر، بے حثیت اور کھوکھلی قیادت ہی سامنے آسکتی ہے۔ جس کی بہترین مثال حالیہ پی پی اے (PPA) کے الیکشن 2014ء کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والی بظاہر منتخب قیادت ہے۔ جو کبھی آواری ہوٹل میں کسی پروگرام کا انعقاد کرتی ہے۔ کبھی پرل کانٹینٹل ہوٹل میں فنکشن ہوتا ہے۔ کبھی PPA ہاؤس میں بڑے کھانے (Grand Dinner) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کبھی کسی پرائیوٹ تعلیمی ادارے میں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے کوئی تربیتی سیشن (Session) کرتے ہیں۔ اور کبھی یہ لوگ لاہور جمخانہ کلب میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ کبھی گورنر پنجاب جناب چوھدری محمد سرور صاحب کیساتھ فوٹو سیشن کرتے ہیں۔ کبھی پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے ملاقات کر کے اپنے مطالبات منوانے کی بجائے نئی حکومتی ہدایات لے آتے ہیں۔ اور یہ انہیں بھی پتہ ہے کہ اس دھندے بازی سے نہ فارماسسٹ برادری کے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ ہی ہم ملک و قوم کے لیے معیاری، ادویاتی سہولیات فراہم کر جا سکتی ہیں۔ جس طریق کار سے فارماسسٹ برادری کے پیشہ ورانہ مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ اس راستے پر ایک قدم

بھی چلنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ ہوا کے رخ چلنے والے، زندگی کو کھیل تماشہ بنانے واے، سنجیدہ مسائل سے اختراز کرنے والے اور سسکتی انسانیت کے دکھوں میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ یہ صریح قرآنی احکامات کی پامالی کرنیوالے، اخلاق واصول کے منافی چلنے والے، اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرنیوالے، اور پیشہ ورانہ تقاضوں کو نظرانداز کرنے والے لوگ ہیں۔ جنکے خلاف جدوجہد یقیناً جہاد ہے۔ یہ لوگ گورنر پنجاب سے ڈرگ رول Drug Rule 2007 کا نفاذ نہیں کرا سکتے۔ سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پنجاب سے بین الاقوامی معیاری ملازمتی ڈھانچہ کی منظوری نہیں لے سکتے۔ ڈرگ ایکٹ میں ترمیم کرا کر ڈرگ سیل لائیسنس کی صرف کوالیفائیڈ فارماسسٹ کو جاری ہونے کو یقینی بنانے کی صلاحیت سے کلی طور پر عاری ہیں۔

محترم بھائیو اور بہنوں! حالیہ PPA کے الیکشن 2014-16 میں ایک مخصوص گروپ نے پورے پاکستان میں 100% کامیابی حاصل کی۔ جو بذات خود ان کے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب (مرکزی) صدر سندھ گورنمنٹ میں ڈرگ کنٹرولر ہیں۔ کابینہ کے 41.66% افراد سرکاری افسران ہیں۔ 25% ادویاتی تنظیم یا ڈرگ ریگولیشن اور 20.83% تعلیمی اداروں کے اساتذہ ہیں۔ چنانچہ مرکزی PPA پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ڈرگ ریگولیشن کے افسران مسلط ہیں۔ جن کے انداز تکلم،، شان بے نیازی اور جاہ وجلال سے یہ بات شدت سے محسوس کی جاسکتی ہے کہ فارمیسی برادری کا یہ ٹولہ PPA کا انتہائی اعلی طبقہ ہے۔ جو PPA اور فارماسسٹ برادری کی پیشہ وارانہ نمائندگی کو اپنے والد محترم کی جاگیر سمجھتا ہے۔ فارمیسی کی قیادت وراہنمائی کو اپنا اصولی وقانونی حق تصور کرتا ہے۔ اور ماہرین ادویات کے حقوق کے لیے کسی بھی طرح کے خطرے اور نقصان سے اختراز (avoid) کرنا اپنی سرکاری ذمہ داری سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ بنیادی طور پر اپنے مفادت کے غلام ہیں۔ سرکاری ملازم ہیں۔ حکومتی نمائندے ہیں۔ ماہرین ادویات کے کسی بھی طرح کے پیشہ وارانہ مفادات کو کچل کر ہر صورت میں حکومتی فیصلہ جات کا نفاذ ان کے فرائض منصبی کا حصہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس طرح کے سرکاری حرکاروں کی بہتات ہے۔ یہاں PPA کی موجودہ منتخب کابینہ کے 54.16% پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے افسران ہیں۔ 37.5% تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور 29.16% ڈرگ ریگولیشن کے سرکاری افسران ہیں۔ گویا صوبہ پنجاب میں ان سرکاری ہرکاروں کی مکمل گرفت ہے۔ جنکی موجودگی میں پیشہ فارمیسی کے مفاد میں کسی بھی بڑے کام کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی۔

انتہائی عزیز ساتھیو! PPA کے اکثر و بیشتر لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ لاہور شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجوزہ منتخب صوبائی کابینہ کے 54.16% منتخب نمائندگان لاہور شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ صوبائی دارالحکومت میں مقیم ہونا بھی اس گروپ کے نزدیک ایک معیار ٹھہرا۔ جس سے نہ صرف علاقائی عصبیت کی بو آتی ہے بلکہ شہروں کی بنیاد پر ماہرین ادویات کی منفی تخصیص کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ آپ باقی شہروں کے ماہرین ادویات کی پیشہ ورانہ صلاحیت، تعلیمی قابلیت، ادویاتی تجزیہ کاری اور سائنسی وتکنیکی جانکاری کی نفی کرتے ہیں۔ جو نہ صرف فارماسسٹ برادری کے لیے زہر قاتل ہے بلکہ ملکی وقومی سلامتی کیلئے بھی خطرناک ہے۔ جہاں بلوچستان میں پہلے ہی احساس محرومی ہے، KPK میں سیاسی وانتظامی بے چینی ہے۔ کراچی خون آلودہ ہے۔ اور اندرون سندھ کے باسی پورے پنجاب خصوصاً لاہور کے لیے اپنے مخصوص منفی جذبات رکھتے ہیں۔ چنانچہ پروفیشنل گروپ کی PPA کو قابو رکھنے اور شہر لاہور تک ہی محدود رکھنے کی منفی سوچ پیشہ فارمیسی ہی کا قتل نہیں بلکہ ملکی نظریاتی ساکھ، قومی سلامتی اور ملی وحدت کو بھی پارہ پارہ کردیتی ہے۔ جس سے سندھودیش، جناح پور، آزاد بلوچستان، کشمیر اور پختونوں کی مخصوص متعصّبانہ سوچ کو تحریک ملتی ہے۔ مزید برآں؛ اس ٹولے نے تنظیمی اور روائتی طور پر بھی جنرل سیکرٹری کے لیے لاہور میں مقیم ہونا کردیا ہے۔ PPA کا مرکزی دفتر بھی لاہور میں بنا ڈالا ہے۔ حالانکہ اصولی وتکنیکی بنیاد پر کراچی ادویات سازی، خرید وفروخت اور درآمد وبرآمد کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اور سرکاری وقانونی اور تجارتی وپیدواری اعتبار سے اسلام آباد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ جو جغرافیہ اعتبار سے بھی کشمیر، KPK اور شمالی علاقہ جات کے ماہرین ادویات کیلئے موزوں ہے۔ مگر PPA پر غیر قانونی وغیر اخلاقی تسلط برقرار رکھنے کے لیے اس ٹولے نے یہ غیر منطقی اور غیر دانشمندانہ فیصلے ٹھونس دیئے ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ PPA کے تنظیمی ڈھانچہ کو صرف مرکزی وصوبائی سطح پہ رکھا ہوا ہے۔ جبکہ آج کے دور میں تو اخباری ونشریاتی صحافت تک مقامی وشہری سطح تک آچکے ہیں۔ وزارت صحت بھی تحلیل ہوچکی۔ ادویات وطبی شعبہ جات کو سرکاری طور پر بھی صوبائی ومقامی سطح پر منتقل کردیا گیا ہے۔ مگر ہم شاید اپنی بددیانتی وبدنیتی کی وجہ سے اپنی پیشہ ورانہ نمائندہ تنظیم کو موثر انداز میں وضع نہیں کرنا چاہتے۔ PPA کو ڈویژن ضلع اور تحصیل کی سطح پہ نہیں لانا چاہتے۔ جو ہماری ناکامی کی بنیادی وجہ ہے۔ ہم سے تو حکما، ہومیو پیتھک ڈاکٹرز، صحافی برادری اور تجارتی تنظیمیں کئی درجے بہتر ہیں۔ جنہوں نے شروع دن سے ہی مقامی سطح پہ مسائل حل کرنے کے لیے اپنا شاندار پیشہ ورانہ ڈھانچہ وضع کیا۔

محترم عزیزان گرامی! الیکشن 2014-16 میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا امیدوار مرکزی صدر ہے۔ جنہیں کل 1532 ووٹ ملے جو پوری فارمیسی برادری کا صرف 7.29% ہے۔ یعنی یہ صاحب اپنے تمام تر شخصی وزن، گروہی مادی وسائل، پیشہ ورانہ پس منظر اور سرکاری جاہ وجلال کو بروئے کار لاکر بھی ماہرین ادویات کے 92.71% لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ جنہوں نے بوجہ موجودہ کابینہ پر بھروسہ نہیں کیا یا انتخابی عمل میں حصہ ہی نہیں لیا۔ سب سے کم ووٹ جنرل سیکرٹری کو ملے۔ جسے صرف 7.09% (1473) فارماسٹوں کا اعتماد حاصل ہے۔ جبکہ بقیہ 92.99% لوگوں نے انہیں قطعی طور پر مسترد کردیا۔ اسی طرح صوبہ پنجاب کے صدر محترم نے اپنی تعلمی قابلیت، تدریسی پس منظر، گروہی سرکاری اختیارات کے غیر قانونی اور تنظیمی اسباب ووسائل کے غیر اخلاقی استعمال کے باوجود صرف 711 ووٹ لے سکے۔ جو صوبہ پنجاب کی کل فارمیسی برادری کا 7.11% ہے۔ چنانچہ یہ صاحب اپنے تمام تر جاہ وجلال، شان وشوکت اور اسباب ووسائل کو بروئے کار لاکر بھی 92.89% ماہرین ادویات کے پیشہ ورانہ اعتماد سے محروم رہے۔ سب سے کم ووٹ نائب صدر راولپنڈی کو ملے۔ جنہیں 6.23% (623) افراد کا اعتماد حاصل ہے جبکہ بقیہ 93.77% لوگوں نے انہیں مسترد کردیا ہے۔ چنانچہ یہ بات طے ہوچکی موجودہ PPA کی مرکزی وصوبہ پنجاب کی منتخب قیادت کو 90% سے زائد فارماسسٹ برادری نے مسترد کردیا ہے۔ جو یقیناً قابل غور پہلو ہے۔

اب ذرا الیکشن کمیشن کا احوال ملاحظہ ہو۔جس کی کلی بناوٹ (comprosition) سرکاری ملازمین پر مشتمل ہے۔ جناب چیف الیکشن کمشنر صاحب، پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کے افسر ہیں (امکان ہے کہ اس تحریر کی اشاعت تک ریٹائر ہو چکے ہوں)۔ یہ صاحب ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے پیشہ فارمیسی کے انتخابات میں اختیارات کے غیر قانونی استعمال اور بددیانتی و دھاندلی کرانے کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔ یہ کسی ذمہ دار ٹھیکدار کی طرح یہ مکروہ دھندا برپا کرتے ہیں۔ جو شخص اپنی انتخابی ذمہ داری کے اخلاقی و قانونی تقاضوں سے انصاف نہیں کر سکا۔ اس نے اپنے رزق کا وسیلہ بننے والی تعلیم، ہنر اور ملازمت کے تقاضے کیسے پورے کئے ہوں گے۔ اس کی سرکاری کارکردگی خاک ہوگی؟ صوبہ پنجاب کے ادویاتی معیار کی بہتری میں کیا خدمات انجام دی ہونگی؟

دنیا کے کسی بھی انتخابی عمل میں چیف الیکشن کمشنر اور اس کے متعلقہ تنظیمی عملہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم یہاں امیدواروں کی سیاسی، گروہی اور فکری وابستگی سے ہٹ کر صرف انتخابی عمل ہی کا تحقیقی جائزہ لیں۔ تو یہ بات با آسانی محسوس کی جاسکتی ہے کہ سرکاری وحکومتی اختیارات کا غیر قانونی اور کھلم کھلا استعمال کیا گیا۔ لاہور میں جناب چیف الیکشن کمشنر صاحب اور ان کو ہدایات جاری کرنے والے صوبہ پنجاب کے چیف ڈرگ کنٹرولر اور ان کے تمام تر سرکاری کارندے جلوہ افروز تھے۔ ملتان، خانیوال، بہاولپور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، راجن پور اور لیہ کو قابو کرنے کی ذمہ داری نشتر ہسپتال کے چیف فارماسسٹ کو سونپی گئی۔ بہاولپور لودھراں اور بہاولنگر کے لیے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ایک پروفیسر کو نامزد کیا گیا۔ رحیم یار خان کے لیے مقامی ڈرگ انسپکٹر کو احکامات جاری کیے گئے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاقہ کے لیے مقامی ڈرگ کنٹرولر کو نامزد کیا گیا۔ کراچی کے لیے ایک سابقہ ڈرگ کنٹرولر کو انتخابی منتظم بنایا گیا۔ جبکہ فیصل آباد اور سرگودھا کے لیے مقامی ڈرگ کنٹرولر کو انتخابی عمل کے انتظامات کا نگران نامزد کیا گیا۔ بلوچستان میں بھی ایک ہاسپٹل فارماسسٹ کو انتخابی منتظم مقرر کیا گیا۔ پشاور کیلئے مقامی ڈرگ ٹسٹنگ لیبارٹری کے فارماسسٹ کو نامزد کیا گیا۔
گویا پورے پاکستان میں جہاں شرح تناسب (ratio proportion) کے اعتبار سے بھی غیر سرکاری فارماسسٹ، سرکاری فارماسسٹوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت طے شدہ انتخابات (engineerd election) کرائے گئے۔ الیکشن کمیشن نے اعداد و شمار اور عددی قوت کو نظر انداز کر کے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا بہترین سامان فراہم کیا۔
حالانکہ یہ مراعات یافتہ طبقہ پوری فارماسسٹ برادری کا 15% سے زیادہ نہیں ہے۔ جو سرکاری ادویاتی اختیارات کا حامل ہے۔ بین الاقوامی ادویات وصحت کے اداروں پر قابض ہے۔ پیشہ فارمیسی کے سیاہ و سفید کا مالک اور ادویات کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے۔ گویا یہ ایک محدود طبقہ سرکاری اختیارات کے ناجائز استعمال سے نہ صرف ماہرین ادویات کی مضبوط پیشہ ورانہ نمائندگی کو مجروح کرتا ہے۔ بلکہ ملک وقوم کو معیاری ادویاتی نظام کی فراہمی میں رکاوٹ بننے کا مجرمانہ کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ جو یقیناً ایک غیر منطقی اور مکروہ فعل ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔
بہت محترم پاکستانی بھائی بہنوں! میں اپنے پورے وثوق سے تو یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ شاید سیکرٹری ہیلتھ نے پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے فارماسسٹ افسران کو اختیارات کے ناجائز استعمال کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ خصوصاً چیف الیکشن کمشنر صاحب جو صوبائی کوالٹی کنٹرول کے انچارج بھی ہیں۔ اور چیف ڈرگ کنٹرولر جو پروفیشنل گروپ کے سربراہ (god father) ہیں، نے سرکاری اختیارات کا ببانگ دہل استعمال کیا۔ اور شائد منطقی اعتبار سے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا سہرا جناب شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے سر ہے۔ جو سارے صوبائی اداروں کے سربراہ ہیں۔ ہر ادارے کی تمام تر سرگرمیوں کے براہ راست ذمہ دار ہیں۔ متعلقہ سرکاری افسران کے ہر فیصلے پالیسی، نوٹیفیکشن اور ریگولیشن میں ان کی منشاء اور مرضی شامل ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ فارماسسٹ برادری کے اس پیشہ ورانہ انتخابات میں سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کی سرکاری سطح پر تحقیق کی جائے۔ متعلقہ افراد کے اس مکروہ جرم کی تفتیش کی جائے۔ ان کو ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ آئندہ کسی سرکاری افسر کو اپنے سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کی جرأت نہ ہو۔ ورنہ پوری قوم کے ساتھ فارمیسی برادری بھی پینتیس (35) پنکچر کی افسانوی کہانی کو سچ مان لے گی۔ مقناطیسی سیاسی کی عدم دستیابی کا یقین نہیں کریں گے۔ الیکشن کمیشن کے بے حثیت ہونے کے قائل ہو جائینگے۔ نادرا کے سربراہ کو انتخابی عمل کی معائنہ کاری سے انکار نہ کرنے کی پاداش میں برخاست کرنے کے پس منظر سے آگاہ ہو جائینگے۔
میرے محترم پاکستانی بھائیو اور بہنو! بات صرف یہی ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کے اثرات ونتائج دور تلک جاتے ہیں۔ کیونکہ پیشہ فارمیسی کی یہ غیر قانونی، کمزور، لاغر اور کسی بھی اخلاقی جواز سے خالی قیادت کوئی نمایاں کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ بلکہ شاید انہیں پیشہ فارمیسی کے مسائل کا صحیح ادراک بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی آواری ہوٹل میں ہوتے ہیں۔ کبھی کسی ادویاتی تعلیمی ادارے میں کسی ورکشاپ کی صدارت فرما رہے ہوتے ہیں۔ کبھی پرل کانٹینٹل ہوٹل میں نظر آتے ہیں۔ کبھی لاہور جمخانہ میں کسی شخصیت کو استقبالیہ دیتے ہیں۔ کبھی 488/G جوہر ٹاؤن میں بڑے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ کبھی گورنر پنجاب کیساتھ فوٹو سیشن کراتے ہیں۔ یہ دو سال اسی طرح عیاشی کریں گے۔ قیادت کی مراعات سے محضوض ہونگے۔ پھر دوبارہ اپنے عہدوں اور سرکاری اختیارات کا غیر قانونی استعمال کریں گے۔ ماہرین ادویات کو ہراساں کر کے اپنا مکروہ تاریخی کھیل کھیلیں گے۔ لیکن فارمیسی کے حقیقی اور بنیادی مسائل کو کبھی حل نہیں کرینگے۔ یہ تو ابھی تک شہر فیصل آباد کے رہائشی حافظ صدیق سیفی کی دادرسی نہیں کر سکے۔ جس نے 18 جنوری 2011 کو 5:57am پر PPA کے اس دور کے صدر کے نام پیشہ ورانہ ظلم و ناانصافی کے خلاف مدد کے درخواست کی تھی۔ آج اس خط کو چوتھا سال ہو گیا ہے۔ مگر اسکا انتظار ختم نہیں ہوا۔ اگر ہم ان کے مکروہ کردار کو مزید کھل کے بتانا چاہیں۔ تو صورتحال کچھ یوں ہوگی۔ کہ مریض دوائی مانگے اور یہ کہیں کہ لسی پیو۔ جانا کراچی ہو یہ کہیں پشاور کا ٹکٹ لے لو۔ بھوکا روٹی مانگے یہ کہیں نماز پڑھو۔ سوال گندم کریں یہ جواب چنا دیں۔ چنانچہ جو چیز بتانے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس بددیانت گروہ کو تو ماہرین ادویات کے حقیقی مسائل تک کا ادراک نہیں۔ ان لوگوں کی ترجیحات ہی کچھ اور ہیں۔ یہ کبھی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کرینگے۔
اگلی بات جو ہم اپنے فارماسٹ بھائیوں اور بہنوں کے گوش گزار کرنا چاہیں گے۔ کہ PPA کی موجودہ منتخب کابینہ، عملی طور پر حکومت پاکستان اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی متبادل اجتماعیت

(B-team) ہے۔ یہ وہی بات کریں گے جو سیکرٹری ہیلتھ، وزیر مملکت یا وزیر اعلیٰ صاحب انہیں بتائیں گے۔ یہ حکومتی فیصلے سے ہٹ کر، فارماسسٹ برادری کے مفاد میں ایک لفظ بھی کہنے کی جرات نہیں رکھتے۔ یہ اپنی برادری کے حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ سرکاری فیصلوں کا نفاذ کریں گے۔ سرکاری حکمت عملی (Policies) لاگو (Enforcement) کریں گے۔ چنانچہ اصولی اعتبار سے PPA اپنی حقیقی افادیت کھو چکی ہے۔ یہ ایسا چراغ ہے جس کی روشنی نہیں۔ ایسی دوا ہے جس میں اثر نہیں۔ ایسی گاڑی ہے جو چلتی نہیں۔ ایسا کارخانہ Factory ہے جہاں کچھ نہیں بنتا۔ ایسی تنظیم ہے جسکے اپنے ارکان کی کثیر تعداد انہیں ناپسند کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس چراغ کو روشن، دوا کو موثر، گاڑی کو چلتا ہوا، اور تنظیم کو ہردلعزیز کیسے بنایا جائے۔ تو احباب گرامی اس کا حل تلخ اور دشوار ضرور ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔ ہمیں PPA ہی نہیں بلکہ اس گروپ سے بھی ملک دشمن، غدار اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن جانے والے لوگوں کو نکالنا ہوگا۔ ان بددیانت لوگوں کی شناخت قطعاً دشوار نہیں۔ کیونکہ گزشتہ دو دھائیوں سے نہ ان کے لچھن بدلے۔ نہ لہجے میں تبدیلی آئی۔ نہ انداز و بیان میں تغیر برپا ہوا۔ چنانچہ ہمیں ان کے خلاف یکسو و یکجان ہونا ہوگا۔ ان کی شناخت اور پہچان میں پوری برادری کی راہنمائی کرنا ہوگی۔ ان کی کڑی نگرانی اور ہر سطح پر ہر نوعیت کا پیچھا کرنا ہوگا۔

اب جبکہ یہ طے ہو چکا کہ موجودہ PPA کو 90% سے زائد فارماسسٹ برادری نے مسترد کر دیا ہے۔ تو پھر یہ کس منہ سے مختلف سرکاری و غیر سرکاری اداروں، پاکستان فارمیسی کونسل، صوبائی فارمیسی کونسلز، رجسٹریشن بورڈز، Appeliated board، Licensign board، ہیلتھ اتھارٹیز، مرکزی وزارتوں اور صوبائی محکمہ جات میں ہماری نمائندگی کرتے ہیں۔ اصولی طور پر متعلقہ اداروں کو اس غیر نمائندہ کابینہ کو ہرگز قبول نہیں کرنا چاہئے۔ انکے نمائندوں کو مسترد کر دینا چاہئے۔ قانون و انصاف کی بالادستی قائم کر دینی چاہیے۔ متعلقہ محکمہ جات کو اپنی حقیقی افادیت اجاگر کرنی چاہئے۔ متعلقہ نگران شعبہ جات کو ایک زندہ و تابندہ قوم کا فرد اور باضمیر انسان ہونے کا ثبوت دینا چاہیے۔ اسے ساتھ ساتھ اس گروپ کے تمام مخالف لوگوں کو متحد ہو کر پوری فارمیسی برادری اور پاکستانی قوم کے لیے بھرپور کردار ادا کرنا چاہئے۔ یہاں کوئی جج سوموٹو ایکشن نہیں لے گا۔ لیکن پھر بھی پیشہ فارمیسی کے استحکام اور قوم کو بہتر ادویاتی سہولیات کی فراہمی کیلئے ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم اس پیشہ کے مستقبل کیلئے پر امید ہیں۔ اور ویسے بھی ہمارا کام جدوجہد کرنا ہے۔ اثرات و نتائج اللہ کا اختیار ہے۔ ہمیں دنیا کے کسی بھی طرح کے انعام سے بے پروہ ہو کر یہ محنت کرنا ہوگی۔

آخری بات جو آج کی اس تحریر کے توسط سے ہم فارمیسی برادری سے خصوصاً اور پوری قوم سے عموماً کہنا چاہیں گے۔ وہ یہ ہے کہ PPA پر مسلط اس گروپ کو اپنی طاقت کا بہت زعم ہو گا۔ سرکاری اختیارات اور جاہ و جلال کا بہت مان ہوگا۔ مگر ہم فارماسسٹ الائینس کے توسط سے ان کے تمام تر غرور و تکبر، شان و شوکت، جاہ و جلال اور حکومت و اقتدار کو اپنے پاؤں کی نوک پر رکھتے ہیں۔ ہم ان کے سرکاری اختیارات کے غلط استعمال سے ماہرین ادویات کو خوفزدہ و ہراساں کرنے کی تمام تر ترکیبوں کو ان کے منہ پر مارتے ہیں۔ ہم جناب میاں شیہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ پیغام دینا چاہیں گے۔ جناب اعلیٰ آپ اپنے ان سرکاری حرکاروں کے ذریعے پاکستانی قوم اور فارماسسٹ برادری کو غلام بنانے کی کوششیں چھوڑ دیں۔ ہم چیف سیکرٹری، سیکرٹری ہیلتھ اور قابل احترام حافظہ سارہ افضل تارڑ، وزیر مملکت ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی سے بھی گزارش کریں گے کہ سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کے ذریعے قوم کو بہتر ادویاتی سہولیات کی فراہمی میں رکاوٹیں کھڑی کرنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ صرف فارماسسٹ برادری ہی نہیں بلکہ پوری قوم کے ساتھ بددیانتی و ناانصافی ہے۔ لہذا ہم نہ ان کے سرکاری اختیارات سے مرعوب ہیں۔ نہ ان کے اسباب و مسائل سے خوفزدہ ہیں۔ ہم ان کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کریں گے۔ ان کے مکر و فریب کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں گے۔ قوم کو غیر معیاری ادویاتی نظام کی فراہمی کے خلاف کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور اپنی مقدس جدوجہد کو ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ کیونکہ دنیا میں فیصلے اسباب و وسائل اور قوت و اختیارات کی بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ مقصد کی سچائی اور منزل کی اونچائی کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ جس کا قرآن نے بھی فیصلہ کیا ہے؛۔

کم من فئته قلیله غلبه فئته کثیرا باذن الله. (البقرہ2:249)

ترجمہ: ’’کئی دفعہ ایک چھوٹا گروہ بڑے لشکر پر اللہ کے حکم سے غالب آ گیا‘‘۔

جاء الحق و ذھق الباطل ان الباطل کان ذھوکا.

ترجمہ: ’’جب حق آتا ہے تو باطل چلا جاتا ہے۔ بیشک باطل جانے ہی کیلئے ہے ‘‘۔